میں لمحہ لمحہ ہوتا ہی رہتا ہوں مستفیض
مجھ کو ملا ہے فیضِ بشارت سدا بہار
(شاغل ادیب)

نیرنگِ ادب کی چھٹی پیشکش

فیضِ بشارت

نعتوں اور منقبتوں
کا
مجموعہ

شاغل ادیب، ایم اے

نیرنگِ ادب پبلیکیشنز، ۳/۹/۳۰۴-۴-۱
صدیق نگر - مشیرآباد
حیدرآباد-۴۸

انتساب

میں اپنی اِس کتاب کو اپنے مرحوم نوجوان بھائی عارف تاج کے نام معنون کرتا ہوں جو حضرت جہانگیر پیر رح کی زیارت کے بعد واپسی پر بس کے حادثے کا شکار ہوئے اور بر سرِ واردات اللہ کو پیارے ہو گئے۔

اے جہانگیر پیرؒ پا کے تمہیں
ہم سے منہ موڑ کر گئے عارف
کاٹ کر بولے ہم یہ سر دل کا
شہیدی موت مر گئے عارف

۱۳۹۲ ھ

شاغل ادیب، ایم اے

طبع اول ۔ ۱۹۹۶ء ۔ ۱۴۱۸ھ
تعداد ۔ پانچ سو
قیمت ۔ (10/- دس روپیے)
طباعت ۔ اعجاز پرنٹنگ پریس۔ چھتہ بازار۔ حیدرآباد
ترتیب ۔ کوثر تسنیم
سرورق ۔ خلیل انور

فیضِ اوّل

ڈاکٹر صادق نقوی صاحب
صدر شعبۂ تاریخ، جامعہ عثمانیہ حیدرآباد

فیضِ بشارت

شاغلؔ ادیب

پیش لفظ

شاعری فکر و فن کے ارتباط سے عبارت ہے۔ فکر کی گہرائی اور گیرائی جب فن کے سانچوں میں ڈھل کر لفظوں کے دامن میں سمو دی جاتی ہے تو وہ قابلِ قدر بھی ہوتی ہے اور قابلِ مطالعہ بھی۔ لیکن شاعری کے تنقیدی مطالعے کا یہ معیار نعتیہ اور منقبتی شاعری پر لاگو نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اس شاعری کے تقاضے ہی اور ہوتے ہیں۔ یہ خلوص کی دین اور عقیدت کی عطا ہوتی ہے۔ عقیدت اور شریعت کے حدود میں فکر و جذبے کو سمیٹ کر جب نعتؐ یا منقبتؑ لکھی جاتی ہے تو وہ اس دنیا ہی میں نہیں آخرت میں بھی حصولِ ثواب کا ذریعہ بنتی ہے۔

چونکہ اس شاعری کا ایک سرا شاعر کے جذبات کی دنیا اور دوسرا اس کی آخرت سے مربوط ہوتا ہے اس لئے یہ صفت صرف صاحبانِ مقدّر ہی کے حصّے میں آتی ہے۔ شاغلؔ ادیب اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ ذکرِ اعظم (نعتوں کا مجموعہ)، دربارِ کرم (منقبتوں کا مجموعہ) کے بعد ”فیضِ بشارت“ ان کی مذہبی شاعری کا تیسرا مجموعہ ہے۔

نعتیہ شاعری پر تنقید و تبصرہ بے ادبی کی تعریف میں آتا ہے۔ اور یوں بھی کسی کے خلوص و عقیدت پر تبصرہ بے معنی بات ہے۔ البتہ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ مجموعہ میں نعتیہ شاعری زبان و بیان کی صحت کے ساتھ پوری عقیدت و خلوص کے ساتھ موجود ہے۔ کچھ شعر تو شاعر کے دل کی گہرائیوں سے نکل کر قاری کے دل کی گہرائیوں تک پہنچتے ہیں۔

ذکرِ نبیؐ سے ہو گئے روشن دل و دماغ
ذکرِ نبیؐ سے ہم نے مقدّر بنا لیا

گھیرے ہوئے ہو گی اسے اللہ کی رحمت
جس سینے میں محفوظ ہے یہ بولتا قرآن

"ہمسائے کو اپنے کبھی سونے نہ دو بھوکا"
ہر شب مجھے آتا ہے یہ ارشادِ نبیؐ یاد

سنسار میں کیا خاک سکوں اس کو ملے گا
تڑپے گا شب و روز گنہگارِ محمدؐ

شاغل ادیب نے لکھی اک نعتؐ آج پھر
یہ فیض ہے خدا کا کرم آپؐ کا حضورؐ

جو ہر لمحہ ذکرِ نبیؐ میں کٹی ہے
وہی زندگی کام کی زندگی ہے

دل کا سکون، جان کی راحت، قرارِ زیست
کس لطف کی کمی ہے محمدؐ کے شہر میں

شاغل ادیب کے اس زیرِ نظر مختصر سے مجموعے سے اور کئی شعر مجھے پسند آئے لیکن یہ سوچ کر مختصر سا انتخاب ہی دے رہا ہوں کہ نعتیہ و منقبتی شاعری میں قاری کی پسند اضافی ہوتی ہے۔ اصل مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ جن کی مدح سرائی کی گئی ہے انہیں پسند آئے۔ اگر فخرِ انبیاءؐ کو ایک مصرعہ بھی پسند آجائے تو شاغل ادیب کے دین و دنیا دونوں سنور جائیں۔ میں اس کی دعا کرتے ہوئے شاغل ادیب سے استدعا کروں گا کہ وہ اپنی سعی جاری رکھیں۔

ڈاکٹر صادق نقوی
22-8-361/16
دار الشفاء۔ حیدرآباد۔ 500024

جناب محسن جلگانوی صاحب

تقدیسِ فکر کا شاعر

کارزارِ شعر وادب میں شاغلؔ ادیب ایک ایسے شہسوار کی طرح ہیں جو معرکہ درمعرکہ فتح یاب ہوتے ہوتے اپنی شناخت کا پرچم لئے قلعہ کی اس فصیل تک پہنچ گیا ہے جہاں سے اسے اپنی نصرت کا بگل بجانا ہے۔ ان کا شمار حیدرآباد کے ان چند شاعروں میں ہوتا ہے جنہوں نے ادب اور فن کی خدمت کیلئے اپنی تمام زندگی وقف کردی اور صلہ کی کوئی تمنا نہیں کی۔ شاغلؔ ادیب پچھلی چار دہائیوں سے سنجیدہ شاعری سے وابستہ رہے ہیں۔ چند برس قبل (۱۹۹۴ء) میں غزلوں اور نظموں پر مشتمل ان کا ایک شعری مجموعہ "دکھوں کا سمندر، سکھوں کا جزیرہ" منظرِ عام پر آیا تھا جسے مقبولیتِ عام بھی حاصل ہوئی۔ سنجیدہ شاعری کے علاوہ ان کا رجحانِ فکر متبرک شاعری کی جانب بھی منتقل رہا۔ ان کی اولین شعری تصنیف "ذکرِ اعظم" ۱۹۸۹ء تھی جو ان کی نعتوں پر مشتمل تھی۔ اسے مغربی بنگال اردو اکاڈمی نے ایوارڈ سے نوازا تھا۔ ان کی ایک طرحی نعتؐ کو بھی کل ہند مقابلہ میں جو محفلِ نعت، املنیر (جلگاؤں) کے زیرِ اہتمام منعقد ہوا تھا، انعام سے نوازا گیا ہے۔ "ذکرِ اعظم" کے بعد شاغلؔ ادیب کی منقبتوں کے مجموعہ "دربارِ کرم" سنہ ۱۹۹۰ء کو بھی مقبولیتِ عام حاصل ہوئی۔ اسے شاغلؔ ادیب کی ذات پر نزولِ رحمتِ باری کا خوش انجام جانئے کہ وہ سنجیدہ شاعری کے ساتھ ساتھ متبرک و مقدس شاعری کی جانب بھی متوجہ رہے ہیں۔ ان کی مذہبی شاعری میں عقیدت و انس کی فکری رو کی شدت کچھ زیادہ ہی ہے۔

زیرِ نظر شعری تصنیف "فیضِ بشارت" میں حمد، نعتؐ، نعتیہ ہائیکو، حمدیہ رباعیات اور منقبتیں شامل ہیں جو شاغلؔ کے مزاج کے تنوع کا اظہار کرتی ہیں۔ نعتؐ کی صنف تخلیق کار سے اس کے توازنِ فکری اور استحکامِ بیان کا تقاضہ کرتی ہے۔ اس کا راستہ

بڑا چٹیل اور اوبڑ کھابڑ ہے - ذراسی نگاہ چوکی اور قدم لڑکھڑائے - خوشی اس بات کی ہے کہ شاغل ادیب اکثر مقامات سے کامران گزرے ہیں - اور اس کی وجہ انہوں نے بیان بھی کی ہے - ؎

ہر جگہ مل گیا آپؐ کا نقشِ پا - ہر قدم منزلِ زیست آسان ہے

اور ؎ اس پر نزولِ رحمتِ باری ہے رات دن

جس نے رسولِ پاکؐ کو دل میں بسا لیا

اللہ ربّ العزت نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات، اسوۂ حسنہ اور عظمت کی خود مدح فرمائی ہے - انسان کے بس میں کہاں کہ اس ذاتِ اقدسؐ کی مدح سرائی کر سکے - لیکن خوش نصیب ہے وہ صاحبِ سخن جسے حرفِ ثناء میسر آئے -

شاغل ادیب نے حضور اکرمؐ کی صفاتِ محمودہ کا ذکر یوں کیا ہے -

دنیا کو سبق دیتا ہے کردارِ محمدؐ

بے مثل ہیں بے عیب ہیں اطوارِ محمدؐ

تھا سلوک آپؐ کا انس کی انتہا - جانا دشمن کو بھی آپؐ نے دوست ہی

ہاتھ کا تکیہ، بستر چٹائی کا تھا - دیدنی تھی حضورؐ آپؐ کی سادگی

جہاں تک سلام اور منقبت نگاری کی بات ہے اس کا تعلق تخلیق کار کی عقیدت سے ہے - اور اس امر پہ منحصر کرتا ہے کہ شاعر کے اظہارِ عقیدت ونسبت کی حدیں کہاں تک ہیں - شاغل ادیب کی "منقبتِ حسینؓ" حضرت حسینؓ کے مکارم صفات کی آئینہ داری کرتی ہے ؎

ہے عزم پر، امامؓ کے، شرمندہ تیغِ شمر

اک جزوِ دینِ حق ہے جسارت حسینؓ کی

آگے یزیدیوں کے ستم کے جھکا نہ سر

ارفع بہت ہے شانِ شجاعت حسینؓ کی

شاغل ادیب کی حمدیہ رباعیات اور نعتیہ ہائیکو بھی پڑھنے کی چیزیں ہیں - اللہ کرے کہ قندیلِ نور کی وہ کرنیں جو شبِ سیاہ ان کی نگاہ میں لہراتی ہیں - ان کے دل کی محراب تک بھی پہنچ جائیں -

محسن جلگانوی، سکندر آباد

رباعیات

حمدیہ

ہر حمد کا تعریف کا تُو ہے حامل
مدحت میں تری کوئی نہیں ہے شامل
ہر مدح کا آغاز تُو ہی ختم تُو ہی
جز تیرے نہیں کوئی ثنا کے قابل

○

اِس ارض کا افلاک کا مالک تُو ہی
اِس اڑتی ہوئی خاک کا مالک تُو ہی
صرف آب ہی آتش ہی نہیں مِلک تری
ہر طرح کی املاک کا مالک تُو ہی

○

تُو زندہ جاوید ہے میرے مولا
ثانی نہیں تیرا تُو ہے ربّ یکتا
ایمان مرا رکھنا سلامت ہر دم
تا عمر دکھانا مجھے حق کا رستہ

○

قطعات

نعتیہ

ہر طرف بڑھ رہی ہے تاریکی
آؤ اب روشنی کی بات کریں
دین و دنیا چمک اٹھیں گے پھر
آؤ اپنے نبیؐ کی بات کریں

○

رفعتِ بندگی کا ذکر چلے
اوجِ پیغمبری کا ذکر چلے
وہ کہ جو عرش پر بلایا گیا
ہاں! اُسی آدمی کا ذکر چلے

○

دینِ یزداں کی ابتدا کا نام
سب رسولوں کی انتہا کا نام
لب پہ میرے تمام عمر چلے
اے خدا میرے مصطفیٰؐ کا نام

○

ہائیکو

(نعتیہ)

ہو ابتدا تمؐ
بنائے اسلام کی
ہو انتہا تمؐ

—

درود راحت
درود جود و سخا
درود رحمت

قطعہ

(نعتیہ)

گزریں شام و سحر مدینے میں
میرا بن جائے گھر مدینے میں
ہے یہی آرزو کہ ہو جائے
عمر باقی بسر مدینے میں

○

نعتؐ

اِس محمدؐ پہ جاں میری قربان ہے

اترا جس ذاتِ اقدس پہ قرآن ہے
اِس محمدؐ پہ جاں میری قربان ہے

نسبتِ شاہِ دیںؐ دے گی جنّت مجھے
نسبتِ شاہِ دیںؐ میرا ایمان ہے

دِل کو رہتا ہے ہر پل خیال آپؐ کا
جانبِ طیبہ ہر پل کِھنچے جان ہے

آپؐ کے عشق میں میری حالت ہے وہ
دیکھ کر جس کو ہر چشم حیران ہے

ہے بلند اپنا سر آج سنسار میں
اپنے محبوبؐ کا سب یہ احسان ہے

ہر جگہ مل گیا آپؐ کا نقشِ پا
ہر قدم منزلِ زیست آسان ہے

پاس شاغل کو اپنے بلا لیجئے
اس کو طیبہ مکینی کا ارمان ہے

نعت ۴

ذکرِ نبیؐ سے ہم نے مقدّر جگا لیا

اپنے خدا کو آپؐ نے آقاؐ منا لیا
اُمّت کو روزِ حشر سے آخر بچا لیا
سنسار کی نگاہوں میں تھا میں گرا ہوا
نسبت نے آپؐ کی مجھے اونچا اٹھا لیا
اُس پر نزولِ رحمتِ باری ہے رات دن
جس نے رسولِ پاکؐ کو دل میں بسا لیا
دنیا میں کوئی مجھ سا تونگر نہیں رہا
اپنا گدا جو آپؐ نے مجھ کو بنا لیا
بہتر ہے کام آ چلیں اب دینِ حق کے ہم
دنیا پہ جان دے کے بھی دنیا سے کیا لیا
ہم نے لیا سہارا نہ اپنوں کا غیر کا
حاجت میں صرف آپؐ ہی کا آسرا لیا
ذکرِ نبیؐ سے ہو گئے روشن دل و دماغ
ذکرِ نبیؐ سے ہم نے مقدّر جگا لیا
اب چاہیئے ہمیں کہ کریں فکرِ آخرت
اب تک جہاں سے ہم نے بہت دل لگا لیا
قندیلِ نور جل اٹھی شاغلؔ نگاہ میں
ہم نے جو شب میں نام رسولِ خدا لیا

نعتؐ

اے نامِ نبیؐ میرا ہے سب کچھ ترے قربان

دل تجھ پہ فدا کر دوں، نچھاور کروں میں جاں
اے نامِ نبیؐ میرا ہے سب کچھ ترے قرباں

ہیں آپؐ جہاں شاہوں کے شہ، دلبرِ یزداں
ہیں آپؐ وہیں مونس و غم خوارِ غریباں

یٰسین و مزمّل میں بھی، طٰہٰ میں بھی ہیں آپؐ
ہیں آپؐ ہی کے ذکر سے معمور یہ قرآں

ہیں پہلے نبیؐ آپؐ ہی اللہ کے دیں کے
محبوبِ خدا، سرورِ دیں، ختمِ رسولاں

گھیرے ہوئے ہو گی اسے اللہ کی رحمت
جس سینے میں محفوظ ہے یہ بولتا قرآں

شاغل! چلو اب شہرِ مدینہ میں رہیں گے
نکلیں گے یقیناً وہاں اپنے سبھی ارماں

نعت

اب بھی ہے مجھے طیبہ کی پُرنور گلی یاد

اللہ رہا یاد نہ ہے اس کا نبیؐ یاد
اب دین کی ہم کو نہ رہی بات کوئی یاد
ہر خطہ ضیا بار تھا روشن تھا ہر اک گام
اب بھی ہے مجھے طیبہ کی پُر نور گلی یاد
"ہمسائے کو اپنے کبھی سونے نہ دو بھوکا"
ہر شب مجھے آتا ہے یہ ارشادِ نبیؐ یاد
اسلاف کے ہم میں نہیں باقی رہے کردار
ہم کو نہ رہے اسوۂ مکیؐ مدنیؐ یاد
اک شان تھی جینے کی بھی اُس دلبر رب کی
لیکن رہے گی اُن کی ہمیں سادگی بھی یاد
ظلمت ہے اگر راہِ سفر میں تو نہیں خوف
ہر گام اجالے گی ہمیں آپؐ ہی کی یاد
تو ذہن میں رکھ آٹھوں پہر آپؐ کو شامل
آرام تجھے دے گی یقیناً انہی کی یاد

نعتؐ

مدینہ چل کے محمدؐ پہ خود کو وار آئیں

وہاں حیات کا صدقہ، چلو اتار آئیں
مدینہ چل کے محمدؐ پہ خود کو وار آئیں

گزاری ہم نے یہاں زندگی بہت یارو
چلو کہ تھوڑی سی طیبہ میں بھی گزار آئیں

ٹلیں یہ دن بھی مصیبت کے اے مرے آقاؐ
تمہارے فیض سے یہ روزِ خوشگوار آئیں

وہاں تو بن کے بنتی ہے بات ہر اک کی
چلو کہ ہم بھی نصیبہ وہاں سنوار آئیں

گناہگار ہیں ہم، اپنی چھوٹ کی خاطر
پکڑ کے روضہ کی جالی انہیںؐ پکار آئیں

سفینہ میرا یکایک لگے گا ساحل سے
مدد کو گر مری سرکارِ نامدارؐ آئیں

جدا تو ہو رہے ہیں شہر پاک سے شاغل
مگر ہے دل میں کہ تا عمر بار بار آئیں

نعتؐ

بے مثل ہیں بے عیب ہیں اطوارِ محمدؐ

دنیا کو سبق دیتا ہے کردارِ محمدؐ
بے مثل ہیں بے عیب ہیں اطوارِ محمدؐ

خالی نہ گئی کوئی طلب کوئی تمنا
سرچشمۂ الطاف ہے سرکارِ محمدؐ

سنسار میں کیا خاک سکوں اس کو ملے گا
تڑپے گا شب و روز گنہ گارِ محمدؐ

بیماروں نے ہر وقت شفا پائی ہے اس سے
دنیا کا مسیحا ہوا بیمارِ محمدؐ

آرام ہمیشہ رہا تقدیر میں اس کی
بے فکر ہمیشہ رہا سرشارِ محمدؐ

ہیں ہیچ سبھی جنّ و بشر آپؐ کے آگے
اعلیٰ ہے بہت اونچا ہے معیارِ محمدؐ

ہے حبِّ نبی حبِّ خدا اصل میں شاغل
اس بات سے واقف ہے پرستارِ محمدؐ

نعت ؐ

ہم کو فخر ہے اُن پر وہ نبیؐ ہمارے ہیں

آمنہ کے جانی ہیں وہؐ جو رب کے پیارے ہیں
ہم کو فخر ہے اُن پر، وہ نبیؐ ہمارے ہیں

دیدۂ صدر احت، دھیان ہے سکونِ دل
آنکھ منتظر اُنؐ کی، سب اُنہیںؐ پکارے ہیں

بے کسوں کے ماوا وہؐ، بے بسوں کے ملجا وہؐ
ان کے ہیں قرارِ جاں، وہ جو غم کے مارے ہیں

انؐ سے سب ملا ہم کو، کوئی یہ بتائے تو
ہاتھ غیر کے آگے، ہم نے کب پسارے ہیں

اے شفیعِ محشرؐ ہم ہیں گناہگاروں میں
ہم کو بخشوا دینا، ہم کہ جو تمہارے ہیں

گو ہے جوش پر طوفاں، پھر بھی ہم نہ ڈوبیں گے
بن کے ناخدا آقاؐ، ساتھ جب ہمارے ہیں

خم ہے پاؤں پر اس کے، سر جہاں کا اے شاغل
جس نے یادِ احمدؐ میں، روز و شب گذارے ہیں

نعتؐ

اور خدائے بحر و بر ہے خود ثنا خوانِ رسولؐ

سچ کہو کس کو نہیں ہے آج ارمانِ رسولؐ
مجھ سا لیکن سب کہاں پاتے ہیں فیضانِ رسولؐ
آپؐ کی نسبت سے ہوگا جنتی ہر اُمتی ؎
حشر کے دن بھولنا مشکل ہے احسانِ رسولؐ
آپؐ کا ہر قول ہر تعلیم ہے قرآنِ پاک
مومنو! فرمانِ مولا ہی ہے فرمانِ رسولؐ
ہو گیا راضی خدا ان سے ہمیشہ کے لئے
پوچھتے ہو مجھ سے کیا قدرِ غلامانِ رسولؐ
آسماں تھا اوڑھنا ان کا بچھونا تھی زمیں
اس طرح جیتے رہے ہیں خاکسارانِ رسولؐ
جنّ و انساں، حور و غلماں سب ثنا خوانِ خدا
اور خدائے بحر و بر ہے خود ثنا خوانِ رسولؐ
عرش پر شاغل وہ پائیں گے سکونِ لازوال
فرش پر گو لاکھ مضطر ہیں فدایانِ رسولؐ

○

نعتؐ

ارادہ ہے کروں اب میں بھی ہجرت یا رسول اللہؐ

ہوا ہر اُمتی صیدِ اذیت یا رسول اللہؐ
یہاں اُمت پہ ٹوٹی ہے قیامت یا رسول اللہؐ

لہو روتی ہیں آنکھیں اور جگر بھی پارہ پارہ ہے
خدا والوں کی ہے خونیں حکایت یا رسول اللہؐ

سکونِ دل میسر ہے نہ حاصل جان کو راحت
حیات اپنی ہے اب یکسر مصیبت یا رسول اللہؐ

کرم سے اس کے کوئی شاہ ہے کوئی بھکاری ہے
وہی دیتا ہے عزت اور ذلت یا رسول اللہؐ

یہاں خطرے میں ہے ایماں مرا، جاں بھی نہیں محفوظ
ارادہ ہے کروں اب میں بھی ہجرت یا رسول اللہؐ

یہاں ہر سمت سے یلغار ہے دینی مجاہد پر
خدارا کیجئے اس کی حفاظت یا رسول اللہؐ

بُرے اعمال ہی اپنے ہمیں خود کھائے جاتے ہیں
ہمیں ہو اب کسی سے کیا شکایت یا رسول اللہؐ

سبھی شاغلؔ سا تمؐ کو دیکھنا چاہے ہیں جیتے جی
مگر نکلے گی مر کر ہی یہ حسرت یا رسول اللہؐ

نعت

ہوں تمہارا گدا، کملی والے پیا

سُن لو میری صدا، کملی والے پیا
ہوں میں اک بے نوا کملی والے پیا

اپنی کملی میں لے لو، کڑی دھوپ ہے
کملی والے پیا، کملی والے پیا

ہے ہر اک امتی بے سہارا یہاں
دو لیے آسرا، کملی والے پیا

ساری دنیا ہے گمراہ، لیتا خبر
ہو نگاہِ عطا، کملی والے پیا

آرزو ہے کہ ہر رات لب پر رہے
مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ، کملی والے پیا

بھر دو کشکولِ امید و ارماں مرا
ہوں تمہارا گدا، کملی والے پیا

ایک شاغل ہی عاشق تمہارا نہیں
تم پہ سب ہیں فدا، کملی والے پیا

نعتؐ

ہم عاصیوں کی بستی بھی گلزار ہو رسولؐ

سامانِ راحت دلِ بیمار ہو رسولؐ
اے کاش! مجھ کو آپؐ کا دیدار ہو رسولؐ

ہم عاصیوں کی بستی پہ بھی ہو ذرا کرم
ہم عاصیوں کی بستی بھی گلزار ہو رسولؐ

یہ بھی ضرور آپؐ کے دیوانے چاہیں گے
رشکِ جناں ضرور یہ سنسار ہو رسولؐ

ہر گام پر جو آپؐ ہوں ہمراہ یا نبیؐ
آساں ہماری منزلِ دشوار ہو رسولؐ

ہر اک دکھی پہ رکھتے ہیں دستِ کرم ضرور
سرشار کیوں نہ آپ کا بیمار ہو رسولؐ

اے کاش! مجھ پہ ہو نگہہِ رحمتِ تمام
تقدیرِ خفتہ یہ مری بیدار ہو رسولؐ

شاغلؔ ادیب! آج بلاؤں میں غرق ہے
اس بحرِ بے کنار سے اب پار ہو رسولؐ

○

نعتؐ

ہے نورِ علم و فہم حضورؐ آپؐ کا ظہور

جو دل نبیؐ کے عشق سے ہوتا نہیں ہے دور
رحمت خدا کی ہوتی ہے اس پر فدا ضرور

میں پی چکا ہوں آپؐ کے مے خانے سے حضورؐ
ہستی تمام نشہ ہے دل سر بسر سرور

ہوں امتی تمہارا، ہے یہ نسبتِ عظیم
اِس پر ہے ناز مجھ کو بہت، ہے بڑا غرور

اندھیارا جہل کا مِٹا، روشن ہوا جہاں
ہے نورِ علم و فہم حضورؐ آپؐ کا ظہور

آقاؐ بلا بھی لیجئے اپنی پناہ میں
بے چین ہند میں ہے بہت قلبِ ناصبور

محفوظ گھر تمام خدا والوں کے رہیں
اسلام کے خلاف بڑھا جاتا ہے فتور

شاغل ادیب نے لکھی اک نعتؐ آج پھر
یہ فیض ہے خدا کا کرم آپؐ کا حضورؐ

نعتؐ

رسولِ خداؐ کی صدا آرہی ہے

جو ہر لمحہ ذکرِ نبیؐ میں کٹی ہے
وہی زندگی کام کی زندگی ہے
محمدؐ کا عاشق ہے عاشق خدا کا
مسلمانو! فرمانِ قرآں یہی ہے
ادب سے رکھو اپنی آواز دھیمی
رسولِ خداؐ کی صدا آرہی ہے
خدا نے کہا "جو کرم میرا چاہے
اسے لازمی آپؐ کی پیروی ہے"
ہوں عاصی قیامت میں ہو میری بخشش
دعا آپؐ سے میرے آقاؐ یہی ہے
مدد آپؐ کی ہم کو بے شک ملے گی
ہمیں فکر کیا جان پر جو بنی ہے
مرے مصطفیٰؐ کا ہے شیدا خدا بھی
مرے مصطفیٰؐ میں بھلا کیا کمی ہے
ہے شہرِ مدینہ اجالوں کی جنت
ضیا بار شاغلؔ یہاں ہر گلی ہے

○

اس نعتؐ کو محفلِ نعت' املنیر (جلگاؤں) کے زیرِ اہتمام منعقدہ کل ہند طرحی نعتیہ مقابلے میں انعام سے نوازا گیا ہے (ش ، ا)

نعت

جہاں میں امن کا پیغام لے کر مصطفیؐ آئے

وہ آئے دافعِ فتنہ، سکوں کے رہنما آئے
جہاں میں امن کا پیغام لے کر مصطفیؐ آئے

وہ آئے دلبرِ یزداں وہ محبوبِ خدا آئے
وہ آئے مالکِ ہر دو جہاں کے دلربا آئے

وہ بن کر محفلِ عالم کی شمعِ پُرضیا آئے
وہ آئے صاحبِ لولاک وہ نورِ خدا آئے

وہ آئے بانیٔ اسلام ختم الانبیا آئے
وہ آئے تاجدارِ دیں محمدؐ مصطفیؐ آئے

عروسِ دہر سے کہدو بچھا دے راہ میں آنکھیں
وہ دیکھو نوشۂ معراجِ حق کے آشنا آئے

ستارے کیا فلک کے چاند سورج بھی ہوئے ہیں خوش
زمیں پر جب مرے شمس الضحیٰؐ بدر الدجیٰؐ آئے

لو منہ پر آ گئی رونق مریضانِ محبت کے
سنا جس دم خبر لینے رسولِ کبریا آئے

نہ گھبراؤ خطا کارو گنہگارو نہ گھبراؤ
وہ دیکھو شافعِ محشر وہ شاہِ انبیا آئے

حجر بھی گر کے سجدے میں لگے صلِّ علیٰ کہنے
فرشتوں کے جلو میں جب ہمارے پیشوا آئے

خدا سے التجا دن رات کرتا ہوں یہی شاغل
کہ میرے لب پہ مرتے وقت نامِ مصطفیؐ آئے

نعتؐ

سروں کو اپنے ادب سے وہاں جھکا رکھنا

خلوص دل میں لبوں پر سدا دعا رکھنا
سلوک دنیا میں مانندِ مصطفیٰؐ رکھنا
جہاں کہیں بھی چلے ذکرِ محسنِ اعظمؐ
سروں کو اپنے ادب سے وہاں جھکا رکھنا
ہر ایک ذرّۂ طیبہ ہے گوہرِ نایاب
ہر ایک ذرّۂ طیبہ سے دل سجا رکھنا
ہیں رشتے ناطے سبھی بے ثبات دنیا کے
مرے حضورؐ مجھے اپنا ہی بنا رکھنا
میں بھیک مانگوں فقط آپؐ ہی کے در سے حضورؐ
تمام عمر مجھے اپنا ہی گدا رکھنا
کہیں بنوں نہ شکارِ ستم زمانے کا
مجھے پناہ میں اپنی اے مصطفیٰؐ رکھنا
جو موت آئے تو شاغلؔ کو آئے طیبہ میں
مرے خدا تو بھرم اس کی آس کا رکھنا

نعتؐ

دیدنی تھی حضورؐ آپؐ کی سادگی

پُر ضیا خاکِ طیبہ جو تن پہ ملی
آ گئی چہرۂ زیست پر روشنی

ہاتھ کا تکیہ، بستر چٹائی کا تھا
دیدنی تھی حضورؐ آپؐ کی سادگی

تھے بقول آپؐ کے علم کا شہر آپؐ
اور دروازہ اس کا تھے حضرت علیؓ

تھا سلوک آپؐ کا انس کی انتہا
جانا دشمن کو بھی آپؐ نے دوست ہی

سب نے دل سے قبولا پیام آپؐ کا
دین پھیلا نہیں تیغ سے آپؐ کی

کوئی محسن نہیں آپؐ سا، آپؐ تو
لیتے تھے اپنے سر اوروں کا بوجھ بھی

ہے ضروری بلاوا حضورؐ آپؐ کا
آرزوئے سفر یوں تو ہے سب کو ہی

تجھ کو شاغل ملے گا سکوں عمر بھر
عمر بھر تو پڑھا کر درودِ نبیؐ

نعتؐ

تمہارا نام مرے لب پہ تا حیات چلے

تمہاری چاہ کے جب دیپ دل میں میرے جلے
ہر ایک گام کئی طور ساتھ ساتھ چلے
تمہارا غم ہے متاعِ نشاطِ خلد حبیبؐ
ملے گی خلد اسے جو تمہارے غم میں جلے
رسولؐ ! دھیان تمہارا ہے میں ہوں اور دل ہے
مجھے دماغ کہاں دن ڈھلے کہ رات ڈھلے
میں امتی ہوں تمہارا ہے اس پہ ناز مجھے
جو کوئی جلتا ہے مجھ پر مری بلا سے جلے
تمہارا ذکر ہی دل میں سمائے روز و شب
تمہارا نام مرے لب پہ تا حیات چلے
دعائے شاغلِ انساں رفیق بھی ہے یہی
ہو فیض سب پہ تمہارا ، کوئی نہ ہاتھ ملے

منوّر ہے جہاں ان کا نبیؐ کے نورِ اطہر سے

اجالے کو بھلا کیوں آنکھ اہلِ دیں کی اب ترسے
منوّر ہے جہاں ان کا نبیؐ کے نورِ اطہر سے

یقیناً بارشِ رحمت سدا اس شخص پر ہوگی
نہیں رہتا جو غافل ایک پل ذکرِ پیمبرؐ سے

شہِ طیبہؐ! نہیں ہے آپؐ سا کوئی سخی داتا
نہیں لوٹا کوئی بھی ہاتھ خالی آپؐ کے در سے

تجھے اے گنبدِ خضرا! یوں ہی میں دیکھتا جاؤں
نگاہِ شوق بھرتی ہی نہیں پل بھر کے منظر سے

بجھے گی تشنگی دنیا میں ان کی غیر ممکن ہے
بجھے گی تشنگی تو تشنگانِ حق کی کوثر سے

ستاروں کی طرح چمکے گا وہ آنسو سرِ گردوں
نکل آئے گا جو یادِ نبیؐ میں دیدۂ تر سے

مہک کونین کی اس پر نچھاور ہوگئی شاغل
پسینہ جب کبھی نکلا نبیؐ کے جسمِ اطہر سے

نعتؐ

جنّت چھپی ہوئی ہے محمدؐ کے شہر میں

کیا خوب دلکشی ہے محمدؐ کے شہر میں
جنّت چھپی ہوئی ہے محمدؐ کے شہر میں
ہر شئے مہک رہی ہے محمدؐ کے شہر میں
ہر شئے گلاب سی ہے محمدؐ کے شہر میں
ہر لمحہ روشنی ہے محمدؐ کے شہر میں
دن میں بھی چاندنی ہے محمدؐ کے شہر میں
دل کا سکون، جان کی راحت، قرارِ زیست
کس لطف کی کمی ہے محمدؐ کے شہر میں
بھٹکے کہاں کہاں نہیں اے راہِ زیست ہم
منزل مگر ملی ہے محمدؐ کے شہر میں
اللہ کا کرم ہے کہ دن رات آج بھی
رحمت برس رہی ہے محمدؐ کے شہر میں
شاغل ادیب! تم بھی چلو لینے دوڑ کر
خیرات بٹ رہی ہے محمدؐ کے شہر میں

○

نعتؐ

اب جہاں بھر میں ہے پھیلا کاروانِ مصطفیٰؐ

فرش والے کیا سمجھ پائیں گے شانِ مصطفیٰؐ
عرش والا جب ہے خود ہی مدح خوانِ مصطفیٰؐ

دیکھئے کیسا ہوا معراج کی شب کا سفر
تھا خدائے عزّوجل خود میزبانِ مصطفیٰؐ

قیصر و کسریٰ کی دولت ہو گی قدموں پر نثار
دیکھ لو بن کر فقیرِ آستانِ مصطفیٰؐ

جیتے جی ہی خلد کا انعام ان کو مل گیا
کس قدر خوش بخت تھے سب عاشقانِ مصطفیٰؐ

آپ کی توصیف ہے توریت میں انجیل میں
اور ہے قرآن بھی خود نعت خوانِ مصطفیٰؐ

بات ہر اک ہے وحی ہی فخرِ موجودات کی
ہے بیان اللہ کا ہر اک بیانِ مصطفیٰؐ

کیا ابو سفیان کیا بو جہل اور کیا بو لہب
منہ کی ہی کھاتے رہے سب دشمنانِ مصطفیٰؐ

ابتدا میں تین ہی تھے ہم سفر اسلام کے
اب جہاں بھر میں ہے پھیلا کاروانِ مصطفیٰؐ

صرف دنیا میں نہیں عقبیٰ میں بھی شاغل ادیب
دوست اللہ کے رہیں گے دوستانِ مصطفیٰؐ

نعت ﷺ

ہوں غلام آپ ﷺ کا، آپ ﷺ کا ہوں گدا، اب کرم کیجئے اب کرم کیجئے

اے شہ انبیاء ﷺ سرورِ دوسرا ﷺ، اب کرم کیجئے اب کرم کیجئے
ہوں غلام آپ ﷺ کا، آپ ﷺ کا ہوں گدا، اب کرم کیجئے اب کرم کیجئے
دور ہوں آپ ﷺ سے میں بہت دور ہوں، مضطرب قلب کے ہاتھوں مجبور ہوں
دل کھنچا جائے سوئے مدینہ سدا، اب کرم کیجئے اب کرم کیجئے
ہیں پریشاں بہت آپ ﷺ کے امتی، ہر قدم پر کھڑی ہے مصیبت نئی
سامنے ان کے ہے ہر نفس کربلا، اب کرم کیجئے اب کرم کیجئے
سارے ماحول میں ہے دھواں ہی دھواں، بے سبب جل رہے ہیں ہمارے مکاں
دافعِ کفر و شر ﷺ، رحمتِ دوسرا ﷺ، اب کرم کیجئے اب کرم کیجئے
ذکر میں آپ ﷺ ہی کا کروں عمر بھر، ہر گھڑی بھیجوں آقا سلام آپ ﷺ پر
لب پہ ہر دم رہے نام بس آپ ﷺ کا، اب کرم کیجئے اب کرم کیجئے
بے کسوں کی ذرا لیجئے گا خبر، ہم غریبوں پہ اب کیجئے گا نظر
کیجئے غم زدوں کی دوا مجتبیٰ ﷺ، اب کرم کیجئے اب کرم کیجئے
دین و مذہب سے افسوس غافل ہیں ہم، غرق دنیا کے کاموں میں ہیں دم بدم
دیکھئے گا سنبھالا حبیبِ خدا ﷺ، اب کرم کیجئے اب کرم کیجئے

سلام

السلامُ علیک

اے رسولِ خداؐ اَلسّلامُ علیک
اے مرے مصطفیٰؐ اَلسّلامُ علیک
راہِ دیں میں رکھو مجھ کو ثابت قدم
اے مرے رہنماؐ اَلسّلامُ علیک
ہو شفاعت مری عرصۂ حشر میں
اے شفیع الورٰیؐ اَلسّلامُ علیک
میرا ایمان مضبوط رکھنا سدا
اے نبی الہدیٰؐ اَلسّلامُ علیک
آپؐ کا ہوں گدا پاؤں درآپؐ کا
اے شہِ انبیاؐ اَلسّلامُ علیک
کاش بختِ سیہ کو ملے روشنی
میرے شمس الضحیٰؐ اَلسّلامُ علیک
دونوں عالم میں امّت رہے سرخرو
سرورِ دوسراؐ اَلسّلامُ علیک
چاندنی فیض کی مجھ پہ برسے سدا
میرے بدر الدجیٰؐ اَلسّلامُ علیک
سب رسولوں کو تمؐ نے پڑھائی نماز
اے امام الہدیٰؐ اَلسّلامُ علیک
عاصیوں کے دلوں سے سیاہی مٹے
سیّد الاصفیاؐ اَلسّلامُ علیک
خوب شاغلؔ کے اشعار ہوں منتخب
احمدِ مجتبیٰؐ اَلسّلامُ علیک

منقبتِ حسینؓ

سب عظمتوں پہ بھاری ہے عظمت حسینؓ کی

دیتی ہے پتہ یہ بھی شہادت حسینؓ کی
سب عظمتوں پہ بھاری ہے عظمت حسینؓ کی
آگے یزیدیوں کے ستم کے جھکا نہ سر
ارفع بہت ہے شانِ شجاعت حسینؓ کی
واضح فریب و مکر کے چہروں کو کر دیا
ہے آئینے کی طرح صداقت حسینؓ کی
ہے کربلا کا واقعہ اب بھی نگاہ میں
دل میں بسی ہے آج بھی چاہت حسینؓ کی
فطرت کی مصلحت ہے کہ تشنہ دہن ہیں آپؓ
کوثر پہ ہے اگرچہ حکومت حسینؓ کی
ہے عزم پر امامؓ کے، شرمندہ تیغِ شمر
اک جزوِ دینِ حق ہے جسارت حسینؓ کی
شاغل بہیں گے اشک ہمیشہ اس آنکھ سے
تا حشر کم نہ ہوگی عقیدت حسینؓ کی

منقبت غوثِ پاک رح

برسات رحمتوں کی شب و روز گھر میں ہے

ایسا جو اوج آج دیارِ ہنر میں ہے
راز اس کا غوث رح آپ کے لطفِ نظر میں ہے

سچ کتنا دیکھئے مرے خوابِ سحر میں ہے
ہوتے ہی صبح غوث رح کا روضہ نظر میں ہے

دنیا کے اِس خرابے میں راحت نہیں کہیں
راحت تو صرف خانقہِ معتبر میں ہے

بے شک بلندیوں پہ یہ لے جائے گا مجھے
جو احترام آپ رح کا میری نظر میں ہے

بر آئی ہے مراد مری غوث رح کے طفیل
برسات رحمتوں کی شب و روز گھر میں ہے

بخشش کو اس کی رب سے دعا کیجئے حضور رح
ہر ایک عیب آپ رح کے آشفتہ سر میں ہے

شاغل نہیں ہے واسطہ دنیا کے درد سے
بس ہے جو درد غوث رح کا پیارے جگر میں ہے

منقبتِ غوث پاک رضی اللہ عنہ

سبز پرچم کا ملے اب سایا، اے پیران

دردِ پنہاں سے ملے چھٹکارا، اے پیران
مٹ بھی جائے غم ہمارے دل کا، اے پیران
ظلم کے منجدھار میں ہے دیکھنا اسلام
پار کردو آج اِس کا بیڑا، اے پیرا
آپؒ ہیں بغداد میں اور میں ہوں ملکِ ہ
دور کردو فاصلہ دوری کا، اے پیران
اسوۂ حسنہ کا میں پابند ہو جاؤں ...
بن ہی جائے گھر مرا جنت سا، اے پیرا
آپؒ کے وعظوں کی گرمی پھیلے ہر اک ب
نرم تر ہو مومنوں کا سینہ، اے پیران
چلچلاتی دھوپ ہے سر پہ مرے آ
سبز پرچم کا ملے اب سایا، اے پیرا
ہے وسیلہ آپؒ کا شاغلؔ کو حاصل
پائے گا فیض اس سے یہ آقاؐ کا اے پ

منقبت[رح]
حضرت علاؤ الدین انصاری[رح]
الند شریف

یہاں جھکتا ہے ہر کوئی بھکاری ہو کہ درباری

نوازش ہو عنایت ہو علاؤ الدین انصاری[رح]
ہر اک دن مجھ پہ ہے بوجھل، ہر اک شب مجھ پہ ہے بھاری
کریں کیا شکوہ غیروں کا، پرایوں کا گلہ ہی کیا
لگائی ہیں یہاں چوٹیں سدا اپنوں ہی نے کاری
خدا کی اور محمد[ﷺ] کی ہے قربت آپ[رح] کو حاصل
اسی قربت سے للّٰہ دور ہو اپنی بھی دشواری
الند اخلاص کا ایواں ہے دربارِ عقیدت ہے
یہاں جھکتا ہے ہر کوئی بھکاری ہو کہ درباری
مسلماں ہو کہ ہو ہندو کوئی سکھ ہو کہ عیسائی
برستی ہے یہاں ہر ایک دل پر رحمتِ باری
پہنچنا چاہتا ہے آپ[رح] کے دربار میں شاغل
دکھی سنسار سے ہونے لگی ہے اس کو بیزاری

○

[1] حضرت علاؤ الدین انصاری عرف لاڈلے مشائخ[رح] کی بارگاہ الند شریف میں ہے

منقبت
حضرت عارف اللہ حسینیؒ، کرڑپہ شریف

ترے نثار! محمدؐ کا نقشِ پا تُو ہے

کرم کی ایک نظر، صاحبِ عطا تُو ہے
ہے احتیاج مری، میرا مدّعا، تُو ہے
جو منزلوں سے ملائے وہ راستہ تُو ہے
ترے نثار! محمدؐ کا نقشِ پا تُو ہے

ہے لازمی مجھے نسبت بھی تیری یا عارفؒ
خوشا کہ نائبِ دلدارِ کبریاؐ تُو ہے
نہیں کسی کا سہارا نہیں کوئی ہمدرد
بھرے جہاں میں ہوں تنہا، اک آسرا تُو ہے
حیات اپنی ہے روشن، اندھیرے غم کے ہٹے
ہمارے واسطے اک شمعِ پُر ضیا تُو ہے
بھٹکنا راہِ صداقت سے ہے محال مرا
قدم قدم مرے ہم راہ اے شہاؒ تُو ہے
گزر رہا ہوں ہر اک راہ دار سے بے خوف
نہیں ہے فکر مجھے میرا رہنماؒ تُو ہے
کہاں مقام ترا اور کہاں ہے یہ شاغل
یہ ابتدا ہے محبت کی، انتہا تُو ہے۔

○

منقبت
حضرت عارف اللہ حسینیؒ، کرٹیہ شریف

اپنے دربار سے عارفؔ نہ نکالو مجھکو

بند تاریک گپھاؤں سے نکالو مجھ کو
شہرِ انوار میں تمؒ آج بلالو مجھ کو
وقت کی مار نے مجھ کو کیا ریزہ ریزہ
اس سے پہلے کہ بکھر جاؤں اٹھالو مجھ کو
ایک گوشے میں یہیں مجھ کو پڑا رہنے دو
اپنے دربار سے عارفؔ نہ نکالو مجھ کو
میں کہ سنسار کی نظروں میں گرا ہوں آقاؒ
اپنے الطاف سے اب اونچا اٹھالو مجھ کو
دل یہ کہتا ہے یہی کرٹیہ ہے منزل میری
چھوڑ دو تم یہیں اے قافلہ والو مجھ کو
تمؒ نے دشمن کو بھی سینے سے لگائے رکھا
میں تمہارا ہوں، گلے آؤ لگالو مجھ کو
تمؒ ہو ساقی تو یہ شاغل بھی کہے گا تمؒ سے
تشنہ لب ہوں میں بہت آج نہ ٹالو مجھ کو

منقبت
حضرت نذر محبوب شاہؒ

شاغلِ خاکسار آپؒ کا ہو گیا، نذر محبوب شہؒ، نذر محبوب شہؒ

نائبِ مصطفیٰؐ، واصلِ کبریا، نذر محبوب شہؒ نذر محبوب شہؒ
آپؒ نے درس سنت کا ہم دیا، نذر محبوب شہؒ نذر محبوب شہؒ
سر پہ سایا نہیں بادلوں کا گھنا نذر محبوب شہؒ نذر محبوب شہؒ
چادر اپنی اوڑھا دیجئے گا ذرا نذر محبوب شہؒ نذر محبوب شہؒ
ہوں گنہ گار میں ہوں سیہ کار میں پھر بھی ہوں آپ کا اک پرستار میں
آپؒ اپنے سے رکھئے نہ مجھ کو جدا، نذر محبوب شہؒ نذر محبوب شہؒ
یہ حوادث یہ طوفاں بگاڑیں گے کیا میرے سنسار کو یہ اجاڑیں گے کیا
آپؒ جو ہیں مری ناؤ کے ناخدا، نذر محبوب شہؒ نذر محبوب شہؒ
ساری دنیا ہے گمراہ لینا خبر، سب گناہوں کے رستے پہ ہیں گامزن
ان پہ اب ہو خدارا کرم آپؒ کا نذر محبوب شہؒ نذر محبوب شہؒ
آپؒ کے قادری سلسلے کے نثار، آپؒ کے چشتیہ واسطے کے نثار
شاغلِ خاکسار آپؒ کا ہو گیا، نذر محبوب شہؒ نذر محبوب شہؒ

منقبت
حضرت مستان شاہ ولیؒ، پورنا

مستان بابا! تیری کرامت سدا بہار

مستان بابا! تیری کرامت سدا بہار
ہیں جس سے سارے صاحبِ خدمت سدا بہار
ہر دل میں بس گیا ہے ہر اک ذہن میں ہے تو
تیری رہے گی قدر و عقیدت سدا بہار
میں بھی ہوں اک گدا ترے دربار کا ولیؒ
تیری رہے گی مجھ پہ عنایت سدا بہار
میں لمحہ لمحہ ہوتا ہی رہتا ہوں مستفیض
مجھ کو ملا ہے فیضِ بشارت سدا بہار
تیرے حضورؒ ہندو و مسلم ہیں سرنگوں
اے شہؒ ہے سب پہ تیری حکومت سدا بہار
تجھ پر نثار ہیں تیرے اپنے بھی غیر بھی
دل سے ہے سب کو تجھ سے محبت سدا بہار
تیرے کرم سے ہوگا ہمیشہ ہی اس کا ذکر
شاغل ادیب کی ہے صدارتؒ سدا بہار

ؒ ۔حضرتِ ممدوحؒ کے عرس کے طرحی مشاعرے کی صدارت سے مجھے نوازا گیا تھا۔ (ش۔ا)

فیضِ آخر

شاغل ادیب، ایم اے کی نعتوں کے مجموعہ "ذکرِ اعظم" مغربی بنگال اردو اکاڈمی ایوارڈ یافتہ اور منقبتوں کا مجموعہ "دربارِ کرم" پر مشاہیر دانشوران کے تاثرات۔

ڈاکٹر سلیمان اطہر جاوید (تروپتی)

نعت شریف ہو کہ منقبت ان کو کہنے کی سعادت تو سب حاصل کر لیتے ہیں اور ان میں عقیدت کے حدود میں رہتے ہوئے اپنا توازن بھی برقرار رکھتے ہیں لیکن فنی اور ادبی طور پر بھی معیار کو برقرار رکھنا کچھ ایسا زیادہ نہیں ہے۔ نعت ہو کہ منقبت ان میں بھی جذباتِ عقیدت کو اساسی اہمیت حاصل ہے۔ لیکن سلیقہ اور ہنرمندی سے کام لینا بھی ایک اچھے شاعر کے لیے ضروری ہے۔ یہ نجات ہی کا سامان نہیں ادبی منزلت کے حصول کا ذریعہ بھی ہے۔ شاغل ادیب، مدت سے شعر گوئی میں مصروف ہیں۔ انہیں نعت گوئی اور منقبت گوئی سے خصوصی لگاؤ ہے۔ نعتوں میں رسولِ اکرمؐ سے ان کے عشق اور منقبتوں میں بزرگانِ دین سے ان کی عقیدت کا اظہار واضح ہے۔ شاغل ادیب اپنے جذبات کا اظہار سیدھے سادھے انداز میں کرتے ہیں اور زبان بھی عام فہم اور آسان استعمال کرتے ہیں۔ (روزنامہ منصف حیدرآباد مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۹۶ء)

ڈاکٹر طیب انصاری (گلبرگہ)

ادب میں زبان، ہیئت اور اسلوب کو حسن کا معیار قرار دیا گیا ہے۔ حسن کی تلاش معنی و مفہوم میں بھی کی جاتی ہے۔ شاغل ادیب کے یہاں حسن کا مفہوم مثبت، پاکباز اور تعمیری ہے۔ ان کے کلام میں آپ کو لفظ و بیان کا حسن بھی ملے گا۔ اس کی بنیادی وجہ وہ ستھرا اور پاکیزہ ماحول ہے جس میں شاغل ادیب کی تربیت ہوئی ہے۔ میری بات کے ثبوت میں عرض ہے کہ انہوں نے نعتوں کے مجموعہ "ذکرِ اعظم" سے اپنے شعری سفر کا آغاز کیا۔ نعتوں کے مجموعہ "ذکرِ اعظم" اور منقبتوں کے مجموعہ "دربارِ کرم" ان کے ایسے شعری مجموعے ہیں جن کا مطالعہ باوضو ہونا چاہیے۔ (دکھوں کا سمندر، سکھوں کا جزیرہ)